# مجاہد ختم نبوت مولانا محمد ابوذرؒ کی رحلت

ڈاکٹر عمر فاروق احرار

مولانا پیر ابوذر غفاریؒ علماء کے اُس گروہ سے تعلق رکھتے تھے جو جدید وقدیم کا امتزاج رکھتا ہے۔جن کے ہاں زہد کی خشکی نہیں، بلکہ حلم وبرداشت کی تراوت ملتی ہے۔نوجوان جن سے محبت کرتے ہیں اور محبت پاتے ہیں۔مولانا پیر ابوذر اَپنے دینی معمولات اور معاملات میں پختہ ،مگر اِنتہائی ہنس مکھ طبع اور بذلہ سنج مزاج رکھتے تھے۔اِسی لیے وہ اپنے علاقہ اور راولپنڈی واسلام آباد کے دینی حلقوں میں ہر دلعزیز اور مجالس ومحافل کی جان تھے۔نوجوان اُن سے محبت کرتے تھے اور اُن کی ظرافت وخوش مزاجی کی بدولت کھنچے چلے آتے تھے۔ہر طبقے کے لوگ اُن کے پاس آتے اور کچھ ہی عرصہ میں دین داری کی جانب مبذول ہوجاتے تھے۔مولانا پیر ابوذرؒ کچھ عرصہ سے جگر کے عارضہ میں مبتلا تھے،مگر اُن کی اچانک جدائی وہم وگماں میں بھی نہ تھی۔11/مارچ کو برادرِ عزیز مولانا تنویر الحسن نے فون پر اُن کی رحلت کی خبر سنائی تو دِل مسوس کر رہ گیا۔اُن کے ساتھ مجلس احرار اسلام کے حوالے سے تعلق تو بہت بعد میں ہوا،لیکن بچپن ہی سے ہم آپس میں متعارف تھے۔بعد میں وہ میرے خالہ زاد بھائی ضیاء الحق مرحوم کے ساتھ آشنا ہوئے اور اُن کی گہری دوستی کے چرچے رہے۔مولانا ابوذر کے عزیز قاری جاوید اقبال مرحوم میرے قرآن مجید کے استاد تھے۔اُن کے ہاں بھی مولانا ابوذر کو بارہا دیکھا۔تب اُن سے یہ تعلق صرف ذاتی تھا۔بعد ازاں جب وہ جامعہ عربیہ چنیوٹ میں داخل ہوئے تو اُن دنوں وہاں مجلس احرار اسلام کے سابق رہنما قاری محمد یامین گوہر صاحب نے ''احرار گارڈز'' کے نام سے نوجوانوں کی ایک تنظیم قائم کر رکھی تھی۔مولانا ابوذر بھی ''احرار گارڈز'' کے ہراول دستے کا حصہ بن گئے۔یوں اُن سے ذاتی تعلق، جماعتی رشتہ میں تبدیل ہوگیا اور الحمدللہ یہ جماعتی تعلق آخر تک برقرار رہا۔اللہ کرے کہ روزِ محشر ہمیں ایک ساتھ ہی لوائے حمد کا سایہ بھی نصیب ہو، آمین۔

مولانا پیر ابوذر غفاریؒ 1968 کو تبلیغی جماعت کے ایک مخلص بزرگ حاجی میاں شاہ محمد مرحوم کے ہاں تلہ گنگ ،ضلع چکوال کے معروف قصبہ کھچیاں میں پیدا ہوئے۔سکول کی ابتدائی تعلیم کے بعد نو سال کی عمر میں آپ کو جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام ،جہلم میں داخل کرادیا گیا۔جہاں انہوں نے دو سال میں قاری عزیز الحق صاحب سے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔آپ نے قاری مشتاق احمدؒ (مدفون مدینہ منورہ) سے قرأت سیکھی۔راولپنڈی میں تبلیغی مرکز جامع مسجد زکریا میں ابتدائی کتب پڑھیں۔پھر مولانا عبدالوارث صاحب سے دارالعلوم مدنیہ چنیوٹ اور مولانا منظور احمد

چنیوٹی سے جامعہ عربیہ میں موقوف علیہ تک تعلیم پائی۔جبکہ مولانا آزاد ڈیروی سے دارالعلوم حنفیہ چکوال میں دورۂ حدیث مکمل کیا۔اپنے والد ماجد کے زیر اثر تبلیغی جماعت سے بھی بہت محبت رکھتے تھے۔انھوں نے جماعت کے ساتھ بھی کافی وقت لگایا۔

چنیوٹ میں دوران تعلیم مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کی خصوصی محبت وشفقت حاصل رہی۔مولانا چنیوٹی کے ساتھ ایک سفر غالباً انتخابی مہم کے دوران اُن کی گاڑی کا حادثہ ہوا۔مولانا چنیوٹی اور مولانا ابوذر شدید زخمی ہوئے۔مولانا ابوذر کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ کافی عرصہ تک شدید علیل رہے۔فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ تلہ گنگ کی ایک مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔اِسی دوران انہوں نے ہمارے ساتھ ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔پھر جھنگی سیّداں، راولپنڈی میں بعض احباب کی دعوت پر مسجد سیّدنا صدیق اکبر کی تعمیر کا کام شروع کیا اور حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم سے سنگ بنیاد رکھوایا۔اِسی دوران کچھ عرصہ کہوٹہ میں بھی خطابت کرتے رہے، مگر پھر مستقلاً جھنگی سیداں راولپنڈی ہی میں تادم آخر دعوتِ دین کا کام کرتے رہے۔یہاں تقریباً آپ نے پچیس برس تک قرآن کی تعلیم وتدریس کی اور یہیں سے آپ کا جنازہ اٹھا۔

حضرت امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزندانِ گرامی اور اُن کے عظیم خانوادے کے ساتھ عشق کی حد تک لگاؤ تھا۔اپنی مسجد میں حضرت پیر جی کے علاوہ ابن امیر شریعت مولانا سیّد عطاء المومن بخاری مدظلہٗ، نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری صاحب اور دیگر احرار رہنماؤں کے خطابات تسلسل کے ساتھ کراتے رہے۔آپ ختم نبوت کے انتھک مجاہد تھے۔ہمیشہ قادیانیت کے تعاقب کے لیے کوشاں رہتے تھے۔اکابر احرار کا قرب واعتماد آپ کو حاصل تھا۔راولپنڈی اور اسلام آباد کی مرکزی دینی میٹنگوں میں، جہاں احرار کے مرکزی رہنما پہنچنے سے قاصر ہوتے، وہاں آپ اکابر اور جماعت کی بھرپور نمائندگی کرتے۔یہی صورت ملک کے دُور دراز اِجتماعات میں بھی دیکھی جاسکتی تھی۔آپ مجلس احرار اسلام، اسلام آباد، راولپنڈی کے ناظم ہونے کے ساتھ ساتھ مجلس احرار اسلام کی مرکزی شوریٰ کی بھی رُکن تھے۔مجلس شوریٰ کے اجلاسوں اور جماعت کے اجتماعات خصوصاً 12 ربیع الاوّل کو سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقدہ مسجد احرار، چناب نگر میں التزام سے شریک ہوتے۔کئی بار آپ کو آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر کا نائب ناظم اجتماع بھی بنایا گیا اور آپ نے پوری مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے اور اکابر کی دعائیں سمیٹیں۔

گزشتہ سال جب اُن سے ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کی بابت فون پر دریافت کیا تو اُنہوں نے کہا

کہ الحمدللہ میں کافی بہتر ہوں اور کانفرنس میں ضرور شرکت کروں گا۔ حسب وعدہ وہ تشریف لائے اور کانفرنس کے انتظامات میں شرکت کے علاوہ اجتماع سے خطاب بھی کیا اور جلوس کی نگرانی اور ترتیب میں بھی پیش پیش رہے۔ بعدازاں وہ مجھے ملنے کے لیے تلہ گنگ آئے تو تاکید کے ساتھ دو وصیتیں کیں کہ میری زندگی کا اب کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ میری وصیت ہے کہ میں نے ابتدائی عمر ہی میں احرار میں شمولیت اختیار کی، میں اِس تعلق کو زندگی کے آخری سانسوں تک نبھاؤں گا۔ اِس لیے جب میں مرجاؤں تو مجھے احرار کے سرخ ہلالی پرچم میں لپیٹ کر دفن کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ میری نمازِ جنازہ حضرت پیر جی سیّد عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ پڑھائیں۔ اگر وہ تشریف نہ لاسکیں تو خاندانِ امیر شریعت میں سے کوئی بھی میرا جنازہ پڑھادے۔ تاکہ میری وابستگی میرے مرنے کے بعد بھی برقرار رہے۔

مولانا ابوذرؒ کے انتقال کی اطلاع ملتے ہی نواسۂ امیر شریعت حضرت سیّد محمد کفیل بخاری حفظہ اللہ تشریف لائے اورانہوں نے جنازہ سے پہلے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ'' دودن پہلے مولانا ابوذر کی راولپنڈی میں عیادت کی۔ خاصی دیراُن کی شگفتہ مزاجی سے محفل جمی رہی۔ حالانکہ انہیں شدید تکلیف تھی۔ پھر میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن کے ہاں ختم نبوت رابطہ کمیٹی کی میٹنگ میں چلا گیا۔ میٹنگ میں شرکت کے بعد مولانا ابوذر کا فون آیا تو اُن کی آواز سے اُن کی نقاہت واضح تھی، مگر وہ تحفظ ختم نبوت کے عاشق تھے، اور اِس مسئلے پر اِنتہائی متفکر تھے، مرضِ وفات لاحق تھا، مگر ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے اجلاس کی تفصیلات مجھ سے معلوم کرتے رہے۔'' 11/مارچ کو صبح 9/بجے بہت بڑا جنازہ ہوا۔ میّت کو آپ کی وصیت کے مطابق احرار کے سرخ پرچم میں لپیٹ دیا گیا تھا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر نواسۂ امیر شریعت محترم سید محمد کفیل بخاری صاحب نے اپنے انتہائی مخلص کارکن، دیرینہ رفیق اور مجاہد ختم نبوت کا جنازہ پڑھایا۔ یوں یہ ہمارے پیارے دوست، ساتھی اور دمساز مولانا پیر ابوذر غفاریؒ ہمیشہ کے لیے مٹی کی چادر اوڑھ کر محوِ اِستراحت ہوگئے۔ اُن کی وفات سے ہم ایک پُرجوش وانتھک مبلّغ، نامور خطیب اور ایک انتہائی اثر انگیز شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں۔

چارہ گر، یوں تو بہت ہیں، مگر اے جانِ فراز — جز ترے، اور کوئی، زخم نہ جانے، میرے

اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور اُن کے فرزندان ابوہریرہ اور احمد شاہ کو اُن کا صحیح جانشین اور دین کا سپاہی بنائے۔ (آمین)